بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ — ۷ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ — ۲۵ ہجرت ۱۳۴۸ہش — ۲۵ مئی ۱۹۶۹ء — نمبر ۱۲۰

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ... دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۴ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ دو روز سے سر درد کی تکلیف ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—• ربوہ ۲۴ ہجرت۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے تحریک جدید کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالکر احباب جماعت کو تحریک جدید کے ترقی تبشیری اور مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پُر زور تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا تحریک جدید ایک مستقل تحریک ہے جو چلتی ہی جائے گی۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ سال بہ سال پہلے سے بڑھ کر اس میں حصہ لیتے چلے جائیں۔ زیادہ سے زیادہ وعدے لکھوائیں اور پھر انہیں اولین فرصت میں ادا کریں۔

—• ربوہ ۲۴ ہجرت۔ مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب کے والد حضرت منشی عبدالحق صاحب یوں تو عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ لیکن پچھلے دنوں دوبارہ بیماری کا حملہ ہونے کی وجہ سے ان کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماری کی وہ شدت دور ہو چکی ہے اور حالت پہلے کی نسبت سنبھل گئی ہے لیکن ضعف تا حال زیادہ ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

—• میرے بھانجے عزیز مامون احمد صاحب انجینئر ابن مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مبلغ سلسلہ کا نکاح عزیزہ آنسہ شیریں صاحبہ بنت لیفٹیننٹ کرنل شیخ محمد شریف صاحب کے ساتھ ۲ مئی کو مسجد احمدیہ راولپنڈی میں مکرم محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے بعوض حق مہر مبلغ گیارہ ہزار روپیہ پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

شیخ مبارک احمد سیکشن آفیسر
ریلوے بورڈ لاہور

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی

نیکی وہی ہے جو خدا کی گرفت آنے سے قبل کی جائے۔ بعد از وقت دُعا قبول نہیں ہوتی

"خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور بعد از وقت دُعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے مہلت دی ہے اس وقت اسے راضی کرنا چاہیئے لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا اس وقت عذاب الٰہی کو دیکھ کر توبہ اور استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہوگا جب سزا کا فتوےٰ لگ چکا۔

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولتمند کے گھر جاکر روٹی یا کپڑا مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کریں اور دھکے مار کر نکال دیں اور وہ اسی طرح سارے گھر پھرے لیکن ایک گھروالا اپنی چارپائی دے کر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی بجائے اپنی خاص پوشاک اس کو دے تب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ دراصل تو بادشاہ تھا اب ان لوگوں سے کیا سلوک کرے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کمبختوں کو جنہوں نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا اور اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دیگا اور اس غریب کو جس نے اس کے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر سلوک کیا وہ دے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ خدا کہے گا مَیں بھوکا تھا مجھے کھانا نہ دیا۔ مَیں ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ مَیں پیاسا تھا مجھے پانی نہ دیا۔ وہ کہیں گے یا ربّ العٰلمین کب؟ وہ فرمائے گا فلاں جو میرا حاجتمند بندہ تھا اس کو دینا ایسا ہی تھا جیسا مجھ کو۔ اور ایسا ہی ایک شخص کو کہے گا کہ تُو نے روٹی دی کپڑا دیا۔ وہ کہے گا تُو ربّ العٰلمین ہے تو کب گیا تھا کہ مَیں نے دیا تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں بندہ کو دیا تھا۔

غرض نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہے اگر بعد میں کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہیں خدا وہ نیکی قبول نہیں کرتا جو صرف فطرت کے جوش سے ہو۔ کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں مگر وہ رونا اور چلانا چونکہ تقاضائے فطرت کا نتیجہ ہے۔ اس لئے اس وقت سود مند نہیں ہو سکتا۔ اور وہ اس وقت مفید ہے جو اس سے پہلے ہوتا ہے جبکہ امن کی حالت ہو۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی

احباب کی خدمت میں بطور یاددہانی گذارش ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی ادائیگی کے لئے آخری تاریخ ۳۰ جون ہے۔ اس لئے جن دوستوں کے وعدہ میں سے کوئی بقایا قابل ادا ہے۔ وہ براہ مہربانی ۳۰ جون سے قبل ادا فرما دیں۔ انکم ٹیکس ادا کرنے والے احباب انکم ٹیکس کے استثنا کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

عہدہ داران کی خدمت میں تاکیداً عرض ہے کہ وعدوں کی بقایا رقم جلد از جلد وصول کرنے کی سعی فرمائیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ہجرت ۱۳۴۸ ہش

طلاق

اگرچہ امریکہ، برطانیہ اور دیگر یورپین ممالک میں بھی طلاقوں کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ لیکن جاپان کے متعلق حسب ذیل خبر خاص اہمیت رکھتی ہے۔

ٹوکیو ۲۰ مئی ۱۹۶۹ء خواہ سوچی سمجھی ہوئی تجویز یا حادثاتی اسباب کی وجہ سے ہو یہ حقیقت ہے کہ پچھلے کچھ سالوں سے جاپان میں فریقین کی مفاہمت کی بناء پر طلاقوں کی تعداد اسی نسبت سے بڑھ رہی ہے جس نسبت سے ملک میں اقتصادی ترقی ہو رہی ہے۔ وزارت مفاد عامہ کے تخمینہ کے مطابق گزشتہ سال شادی شدہ مرد اور عورتوں میں سے ہر چھ منٹ کے بعد ایک جوڑا شادی کو منسوخ کراتا رہا ہے۔ سروے سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۶۸ء میں معاہدہ کی بناء پر ستاسی ہزار طلاقیں ہوئیں ہیں۔ جو اس وقت سے سالانہ طلاقوں سے سب سے زیادہ تعداد ہے۔ جب سے حکومت نے اس خاندانی تباہی کا محاسبہ شروع کیا ہے۔ اگرچہ یہ ۱۹۶۸ء کی تعداد بھی خطرناک حد تک بہت زیادہ ہے تاہم یہ تعداد روز بروز بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔

اس ضمن میں سب سے بڑی تلخ بات یہ ہے کہ ان طلاقوں کی وجہ یہ ہے کہ عورتیں دوسرے مردوں سے پینگ بڑھانے میں اس حد تک چلی جاتی ہیں کہ ان کی واپسی ناممکن ہو جاتی ہے۔

جاپانی فیملی کورٹ کے ایک کونسلر نے کہا ہے کہ وہ مرد جن کی عمر ۵۰ سال خاص کر جن کو ۵۵ سال کی عمر میں الاؤنس پر ریٹائر ہونا پڑتا ہے۔ وہ سب سے زیادہ ایسی طلاق کی زد میں ہیں۔

ایک وقت تھا کہ مغربی اور دوسری اقوام اسلام پر یہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ اس میں طلاق کی اجازت معاشرہ کے لئے خطرناک ہے معلوم نہیں کہ ایسا اعتراض کرنے والے لوگ اب کہاں ہیں۔ اور وہ کیوں طنز وتمسخر کی زبان نہیں کھولتے۔ کیا یہ صورت حال جو جاپان اور دوسرے ممالک خاصکر یورپی ممالک میں ہوئی ہے۔ اس طنز وتمسخر کی سزا نہیں ہے جو اسلام کے نہایت معقول طریق کار پر وہ کرتے رہے ہیں۔

جہاں تک اسلامی طلاق کا تعلق ہے اس کو سمجھنے کے لئے حدیث

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ

یعنی اللہ تعالیٰ کو حلال وجائز باتوں میں طلاق سخت ناپسند ہے کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

اسلام نے مرد کی طرف سے طلاق پر اتنی کڑی شرائط لگائی ہیں کہ اگر ان کو مدنظر رکھا جائے تو بہت کم صورتوں میں طلاق واقع ہو سکتی ہے۔ اس تعلق میں قرآن کریم کی متعلقہ آیات اور احادیث کا مطالعہ کیا جائے اور فقہاء کے استخراج کو بھی لے لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ طلاق پر کتنی پابندیاں زیر نظر رکھنی پڑتی ہیں۔

عورتوں کی طرف سے عموماً یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ مرد کو طلاق کی اجازت اس کی مرضی پر چھوڑ دی ہے۔ اور کوئی خاص وجہ مرد کو بیان کرنی ضرورت نہیں اور عدالت میں بھی ضرورت ہے حالانکہ عورتوں کو خلع لینے کے لئے عدالت میں جانے کی شرط ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مرد کے لئے طلاق کی شرائط کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اور پھر بعض صورتوں میں اس کو تاوان بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ خرچ کیا ہوا مال تو وہ ایسی صورت میں واپس ہی نہیں لے سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اس کو مطلقہ کے ساتھ مالی لحاظ سے بھی احسان کرنے کی تلقین ہے۔ اور عدت کے ایام میں قانونی طور پر مطلقہ کے نان ونفقہ کا ذمہ دار بھی مرد ہوتا ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں عورت کو سوائے اس کے کچھ نہیں کرنا پڑتا کہ وہ مرد سے وصول کیا ہوا مال واپس کر دے یا کچھ مال اس کو دے دے۔ اس کو باقی شرائط سے جو مرد کے لئے لازمی ہیں بری الذمہ قرار دیا گیا ہے۔ عورت بھی محض بیزاری کی بناء پر خلع حاصل کر سکتی ہے۔ عدالت کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے۔ تاکہ یہ دیکھا جائے کہ وہ واقعی طلاق چاہتی ہے۔ اور کسی کے بہکانے سے تو ایسا نہیں کر رہی ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر عورت کو بھی آجکل مغربی ممالک اور جاپان کی طرح کھلی اجازت ہو تو اس کا وہی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ جو آج ان ممالک میں نکل رہا ہے کہ خاندانوں کے خاندان تباہ وبرباد ہو رہے ہیں۔ اور ایسی خطرناک صورت ہوگئی ہے۔ کہ دنیا چیخ اٹھی ہے ؛

تیری جلوہ گاہ میں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے بعد)

میں نے ایسا نور دیکھا تیری جلوہ گاہ میں
جو جلالِ مہر میں ہے نے جمالِ ماہ میں

جس سے لرزاں ہو غرورِ سطوتِ باطل مدام
ایسی شانِ تمکنت ہے تیری عشق وجاہ میں

تیرا حال و قال ہے عشقِ خدا عشقِ رسولؐ
جو ہدایت بن کے روشن ہو دلِ گمراہ میں

تیری تحریکات کے صدقے کہ تو نے جانِ جاں
ہم کو شامل کر دیا خوشنودیٔ اللہ میں

تیرے ارشادات کی تعمیل ہے عینِ حیات
جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

تیرے قدموں میں پناہیں ڈھونڈھنے کی آس میں
آ گیا عابدؔ تیری شفقت بھری درگاہ میں

مبارک احمد عابد ایم۔ اے

• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ
"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

توبہ و استغفار کی اہمیت

(مکرم انعام الحق صاحب کوثر - ربوہ)

(آخری قسط)

قبولیتِ توبہ کے چند واقعات

دیکھنا یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ مَیں بندہ کی توبہ قبول کرتا ہوں تو کیا کبھی کسی کی توبہ قبول بھی کی ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام کے توبہ قبول کرنے کے بارہ میں آتا ہے جبکہ انہوں نے ممنوعہ درخت سے پھل کھا لینے کے بعد توبہ کی۔ فرمایا:۔

"ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ
فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى" (طٰہٰ: ۱۲۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارہ میں بھی آتا ہے:۔

"وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ
ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ
فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ
فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ" (بقرہ: ۵۵)

اسی طرح اللہ تعالےٰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین اور انصار پر بھی رجوع برحمت ہوا جنہوں نے مشکل کے وقت میں بھی رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو نہ چھوڑا تھا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى
النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ
الْعُسْرَةِ ..... ثُمَّ
تَابَ عَلَيْهِمْ" (توبہ: ۱۱۷)

اسی طرح اُن تین اشخاص کی توبہ قبول کرنے کے بارہ میں بھی آتا ہے جو جنگِ تبوک میں شامل نہ ہوئے تھے بعد اس کے انہوں نے توبہ کی۔ فرمایا:۔

"وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ
خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ وَضَاقَتْ
عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ
ظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ
مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ" (توبہ: ۱۱۸)

حدیث بخاری میں بھی ایک شخص کی توبہ قبول کرنے کے بارہ میں آیا ہے کہ اس نے ننانوے اشخاص قتل کئے پھر ایک راہب کے پاس آیا۔ اس سے دریافت کیا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ پھر ایک عالم کے پاس آیا اس نے کہا تیری توبہ ...... کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے۔ اور اس کو ایک علاقہ کی طرف ہدایت کے لئے بھیجا۔ ابھی وہ راستے ہی میں تھا کہ فوت ہو گیا۔ یہ ایک لمبی حدیث ہے جس کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس کی توبہ قبول کر لی اور فرشتۂ رحمت نے اس کی جان قبض کی۔

(بخاری کتاب الانبیاء صفحہ ۴۹۳)

مذکورہ بالا واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا رحیم و کریم خدا ہماری توبہ قبول کرتا ہے اور اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دیتا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اس نے عرش سے اپنے پیارے محبوب کو آواز دے کر کہا

"نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ
اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ
الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ" (سورۃ الحجر: ۵۰)

یعنی اے محمدؐ! (صلعم) میرے بندوں کو بتا دے کہ مَیں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

توبہ کی برکات

توبہ کے بہت سے فوائد و برکات ہیں جن میں سے چند ایک کا اس مضمون میں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ کفارہ گناہ

سب سے پہلا فائدہ یہ ہے کہ توبہ کے ذریعہ سے انسان کے تمام گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۳۹)

اللہ تعالےٰ صرف گناہ ہی نہیں بخشتا بلکہ اُس کی بدیوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ
يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ
حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"

(سورۃ الفرقان: ۷۰)

۲۔ رضائے الٰہی کا ذریعہ

تخلیقِ انسان کا مقصد رضائے الٰہی اور فلاحِ دارین حاصل کرنا ہے اور یہ فلاح حاصل ہو ہی نہیں سکتی جب تک انسان توبہ نہ کرے۔ فرمایا

"تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا
اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ"

(سورۃ النور: ۳۲)

اسی طرح اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں سے پیار بھی بہت کرتا ہے۔ فرمایا:۔

"اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ"

(سورہ بقرہ: ۲۲۳)

یعنی اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں نیز توبہ کے ذریعہ گناہوں سے پاک ہونے کی کوشش کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ گویا کہ توبہ محبتِ الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی ایک صفت توّاب بھی ہے جس کے معنے ہیں بہت رجوع کرنے والا۔ گویا کہ جب انسان توبہ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالےٰ بھی اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ گویا کہ توبہ رجوعِ الٰہی کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عقل کیونکر اس بات کو قبول کر سکتی ہے کہ بندہ تو سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرے مگر خدا اس کی طرف رجوع نہ کرے بلکہ خدا جس کی ذات نہایت کریم و رحیم واقع ہوتی ہے۔ وہ بندہ سے بہت زیادہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۱۳۶)

۳۔ توبہ سے عذاب ٹل جاتا ہے

توبہ کے ذریعہ سے عذابِ الٰہی ٹل جاتا ہے جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم سے اللہ تعالےٰ نے عذاب ٹال دیا۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ ایسی قوم پر عذاب نازل کرے جو توبہ اور استغفار کرتی ہو بلکہ اللہ تعالےٰ کا قانون ہے کہ اگر کوئی قوم توبہ کرنے والی ہو گی تو وہ عذاب سے بچ جاوے گی۔ اسی کے متعلق حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ــــ

کیا تضرع اور توبہ سے نہیں ٹلتا عذاب
کس کی یہ تعلیم ہے دکھلاؤ تم مجھ کو شتاب

۴۔ رجاء پیدا کرنے اور گناہوں سے بچانے کا ذریعہ

توبہ کے ذریعہ سے انسان میں رجاء پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس طرح کہ جب ایک عاصی بندہ خدا تعالےٰ کے حضور جھکتا اور یہ دعا کرتا ہے کہ اے رب! مَیں نے جہالت کی اب مَیں توبہ کرتا ہوں۔ تو بعد اس کے اس میں ایک قسم کی رجاء پیدا ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ خدا تعالےٰ کے غفور رحیم ہونے پر یقین رکھے اور اسی طرح جب وہ خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں کو اپنے پر نازل ہوتا دیکھتا ہے تو وہ سمجھ جاتا ہے کہ اب اس کے سر سے گناہوں کا بوجھ اُتر گیا اور ایک قسم کی رجاء اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

گر وہ توبہ کرتا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت

لیکن اگر وہ اس بات پر یقین رکھے کہ اس کے گناہ بخشے جا ہی نہیں سکتے اور ان کی سزا آئندہ ضرور ملے گی تو وہ مایوس ہو جائے گا اور پھر مایوسی کی بناء پر گناہ کرنے پر اور زیادہ دلیر ہو جائے گا۔ اگرچہ مایوسی خود ایک گناہ ہے۔ لہٰذا گناہوں کے عمیق گڑھے میں گر کر ہلاک ہو گا۔ نیز کوئی نیک کام بھی مایوسی کی وجہ سے بجا نہ لا سکے گا۔

الغرض توبہ و استغفار کیا ہے ؟

فضلِ باری اور رحمتِ خداوندی کو جذب کرنے کا ایک بڑا ذریعہ۔ بدیوں اور بُرائیوں سے بچے رہنے کا ایک کامیاب نسخہ۔ وصالِ الٰہی اور محبتِ الٰہی کے حصول کا ایک زبردست وسیلہ۔ گناہوں اور معاصی کے بدنتائج سے محفوظ رہنے کا مضبوط سپر۔ صرف یہی نہیں بلکہ انسان کی روحانی و جسمانی قوت کا کافی حد تک مدار توبہ اور استغفار پر ہے۔

رزق میں کشائش ہو سکتی ہے تو توبہ و استغفار کے ذکر سے۔ پاکیزہ زندگی حاصل کی جاتی ہے تو توبہ و استغفار پر دوام سے۔ یہ توبہ و استغفار ہی کا کرشمہ ہے کہ بے شمار خشک شاخیں ثمر بار ہوئیں۔ مایوس روحیں رحمتِ باری کے سایہ تلے آ گئیں۔ خود سر قومیں توبہ اور استغفار کی آغوش میں آ کر عذاب سے بچیں۔ حضرت موسیٰؑ کی قوم نے بچھڑے کی پرستش کی لعنت اور بار بار ظلم عدوانی اور بزدلی کی زحمت سے چھٹکارے کا ذریعہ توبہ و استغفار ہی بنی۔ اور تو اور انسانی تہذیب و تمدن کی خشتِ اوّل کی درستی بھی توبہ و استغفار کے معاملے اور خالقِ ارض و سما کے دستِ شفقت سے ہوئی۔

اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:۔

اِسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ
كَانَ تَوَّابًا۔

تب آپؐ نے تعمیلِ ارشاد میں اس دعا کو اپنی زندگی کا معمول بنایا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ
مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ
اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

محترم بھائی محمد حسین کھوکھر صاحب مرحوم ومغفور

(مکرم محمد اکرم خانصاحب غوری ۔ یوگنڈا)

بھائی محمد حسین صاحب کھوکھر کی وفات جماعت ہائے یوگنڈا کے لئے بظاہر ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ آپ یوگنڈا کے نہایت ہی باعمل۔ پُرجوش اور سرگرم احمدی تھے آپ کا اعلےٰ نمونہ کیا بلحاظ اخلاص اور کیا بلحاظ حسن عمل و اخلاق نہایت ہی اعلےٰ درجہ کا تھا۔ آپ کی زندگی نوجوانوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتی رہی ہے۔ اپنی عمر کے آخری ایام تک جماعتی کاموں کو بڑے شوق اور تندہی سے جوانوں کی طرح سرانجام دیتے رہے۔

کھوکھر صاحب مرحوم و مغفور کا وطن ضلع گوجرانوالہ تھا۔ اپنی عمر کا طویل حصہ آپ نے یوگنڈا میں گزارا۔ ابتداءً آپ ملٹری میں بطور آرمرر (Armourer) کام کرتے تھے۔ جنگِ عظیم ثانی کے بعد آپ نے پنشن پانے کے بعد اپنا کاروبار شروع کیا اور لین دین میں اعلےٰ درجہ کی دیانت کا نمونہ پیش کیا مگر تجارت کو آپ نے حصولِ دولت کا ذریعہ نہیں بنایا محض اسے حصولِ معاش کا ہی ذریعہ خیال کیا۔ کیونکہ آپ کی توجہ زیادہ تر اعلائے کلمۃ الحق اور اشاعتِ دین کی طرف مائل رہی اور آپ کا کاروباری مسلک "دل بایار دست بکار" ہی رہا۔ اور جب تک جنجہ میں مسجد اور مشن ہاؤس نہ بنا آپ کا مکان اور آپ کی دکان تبلیغی مرکز کا کام دیتی رہی۔

مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عقیدت تھی۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ذات سے بھی عشق تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات کا پورے غور سے مطالعہ کرنا اور حضور کے ارشادات پر عمل کرنا نہایت ضروری خیال کرتے تھے۔ اور عین یہی طریق آپ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے متعلق رہا۔ مرحوم کہا کرتے تھے کہ امامِ وقت کی اطاعت ہی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے کیونکہ اسی راستہ سے رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے اور دنیاوی کامیابی کا بھی یہی بڑا راز ہے۔

بھائی صاحب مرحوم کو تبلیغ و اشاعتِ دین کا ازحد شوق تھا اور اکثر یہی سوچتے رہتے تھے کہ کس طرح دعوتِ حق کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔ آپ سلسلہ کے مبلغین کو بہت احترام کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان سے تعاون کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے۔ تبلیغ کے بارے میں شروع سے آپ کی یہی رائے تھی کہ جب تک ملک میں ہمارے سکول جاری نہ ہوں گے اور جا بجا مشن ہاؤس قائم نہ ہوں گے ہماری تبلیغ کا کام تیز نہیں ہوگا اس لئے ہر موقع پر جماعتوں کی کانفرنسوں میں ہمیشہ اسی بات پر زور دیتے تھے کہ جلد سے جلد سکول جاری کئے جاویں۔

جنجہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری ایک خوبصورت مسجد ہے جس کے ساتھ مشن ہاؤس بھی موجود ہے۔ یہ دونوں عمارتیں مرحوم کی جدوجہد اور سعیِ بلیغ کا ثمر ہیں۔ ان کی تعمیر میں جس سرگرمی اور جوش کا عملی نمونہ مرحوم نے پیش کیا وہ قابلِ صد رشک و تحسین ہے۔ تعمیر کا کام بے مائگی کی حالت میں شروع کیا گیا تھا۔ غیر از جماعت افراد نے عدم تعاون کیا۔ اپنی جماعت کی تعداد قلیل تھی لیکن مرحوم نے ضعیف العمری میں نوجوانوں کی ہمت کا نمونہ پیش کیا۔ اور خدائے مسبب الاسباب پر پورا پورا بھروسہ کیا اور شہر بشہر پھر کر روپیہ اور سامانِ تعمیر فراہم کیا۔ اخلاص اور ہمت سے کام کرنے والوں کی خدائے قادر و قیوم بھی ہمیشہ مدد فرماتا ہے۔ چنانچہ مرحوم کی سعی کو اللہ تعالیٰ نے نوازا اور یہ مسجد اور مشن ہاؤس پایہ تکمیل کو پہنچ گئے۔ شہر کی خوبصورت عمارتوں میں انکا شمار ہے۔ تعمیر مسجد کے کام میں مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب نے بھی پوری تندہی سے کام کیا اور مرحوم کے دستِ راست بنے رہے۔

تعمیر مسجد کے بعد مرحوم نے باغ اور پھل دار پودے اور پھول وغیرہ لگانے میں بڑی محنت اور سلیقہ سے کام کیا اور اسکی تزئین کے لئے اپنا بہت سا وقت صرف کیا۔ ان کی خواہش تھی کہ اگر خدا تعالےٰ توفیق دے تو مسجد کے پلاٹ میں کچھ اور توسیع ہو جائے اور ایسی عمارات بن جاویں جن سے مستقل آمد پیدا ہو جائے۔ گزشتہ ملاقات کے موقع پر مرحوم نے میرے سامنے اسی خواہش کا ذکر کیا۔ اور کہتے تھے کہ دعا کرو یہ کام بھی جلد ہو جائے۔

مرحوم بڑے منکسر المزاج بزرگ تھے۔ ہر شخص سے خندہ پیشانی سے ملتے اور احمدی بھائی کو دیکھ کر تو بہت ہی خوش ہوتے تھے۔ مہمان نوازی میں سبقت لیجانے والے تھے۔ ان کا طریق نہایت سادہ اور بے تکلفی کا تھا۔ ہمیشہ یہی چاہتے تھے کہ مہمان ان کے گھر کو اپنا گھر سمجھ کر رہے۔ اپنے مہمان کے آرام اور سہولت کا ہمیشہ خاص خیال رکھتے۔ ان کی اسی سادگی۔ نیکی اور دین سے بے حد لگاؤ کے باعث مجھے ان سے بڑی محبت تھی۔ ۱۹۶۷ء میں جب مَیں TORORO میں تیک کا مکان بنا رہا تھا تو کئی دفعہ مَیں محض ان کی ملاقات کی خاطر ہی جنجہ گیا کیونکہ ان سے مل کر مجھے ہمیشہ بڑی خوشی ہوتی تھی۔

غرضیکہ بھائی صاحب مرحوم و مغفور بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کی روح پر اپنی رحمت کی بارشیں برسائے اور ہر لمحہ درجات کو بلند سے بلند تر کرے۔ آمین۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین فرزند چھوڑے ہیں اور تینوں خدا کے فضل سے باپ کے نیک نمونہ پر چلنے والے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں اور دوسرے تمام عزیزوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین +

درخواستِ دعا

سرگودہا کے مخلص احمدی نوجوان مکرم علیم الدین صاحب (ابن منشی محمد دین صاحب) لمبے عرصہ سے آنتوں میں پیپ پڑ جانے کی وجہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ سرگودھا اور لاہور میں زیرِ علاج رہنے کے بعد اب کراچی گئے ہوئے ہیں وہاں کے ماہر سرجنوں نے بھی سردست اپریشن کرنے سے انکار کر دیا ہے اور موجودہ حالت پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں معجزانہ رنگ میں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

جامعہ نصرت ربوہ کی تعلیمی تربیتی اور علمی سرگرمیاں

جامعہ نصرت ربوہ کے ساتویں جلسہ عطائے اسناد اور تقسیم انعامات کے موقع پر جب کہ حضرت سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ازراہِ شفقت صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ محترمہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت نے جو سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی تھی اس کے ضروری حصے احباب جماعت کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

مکرمہ محترمہ صدر صاحبہ معزز حاضرات و عزیز بچیو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جامعہ نصرت کے ساتویں سالانہ جلسہ عطائے اسناد و انعامات پر میں آپ سب کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ اور سب سے پہلے نہایت عقیدت سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے کمال شفقت سے اس تقریب کی صدارت منظور فرمائی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جگر گوشہ اور اللہ تعالےٰ کے زندہ نشانوں میں سے ایک نشان ہیں۔ آپ کی نسبت اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تُنَشَّأُ فِی الْحِلْیَۃِ یعنی زیور میں نشوونما پائے گی۔ اسی طرح حضرت اقدس آپ کے متعلق فرماتے ہیں۔

ہوا اک خواب میں مجھ پر یہ اظہر
کہ اس کو بھی ملے گا بخت برتر
لقب عزت کا پاوے وہ مقرر
یہی روز ازل سے ہے مقدر

ہماری خوش نصیبی ہے کہ امام زماں کی تربیت سے فیضیاب ہونے والی یہ ہستی حضرت مصلح موعودؓ کی نہایت پیاری ہمشیرہ آج ہمارے جلسہ عطائے اسناد و انعامات میں کرسیٔ صدارت پر جلوہ افروز ہیں۔ آپ علم و عمل میں یکتا اور اردو عربی فارسی اور انگریزی پر عبور رکھتی ہیں۔ آپکا کلام درعدن کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اور اردو ادب کا قیمتی سرمایہ ہے۔

طالبات

اس برس گیارھویں کلاس میں داخلہ ہماری امید سے بڑھکر رہا۔ ۱۰۰ طالبات نے داخلہ لیا اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس بار سال اوّل میں فرسٹ کلاس طالبات بھی خاصی تعداد میں داخل ہوئیں سال اوّل میں تین اور سال سوم میں چار غیر ملکی طالبات داخل ہوئیں کل تقریباً سوا تین سو طالبات کالج میں زیر تعلیم ہیں جن میں سے غیر ملکی طالبات کی تعداد گیارہ ہے

نتائج

گذشتہ برس ایف اے اور بی اے کے نتائج سابقہ روایات کی طرح نہایت شاندار رہے۔ ایف اے میں صرف ایک غیر ملکی طالبہ فیل ہوئی اور ۵۸ میں سے ۵۷ طالبات کامیاب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شرح کامیابی ۹۸ تھی جبکہ تعلیمی بورڈ لاہور کی شرح ۴۱ء۳ فیصد تھی۔ عزیزہ امۃ الحکیم لطیفہ ۷۰۲ نمبر لے کر کلاس میں اوّل آئیں۔ ان کے علاوہ امۃ المصور اور انیسہ خالدہ نے بھی فرسٹ کلاس حاصل کی بی اے کے نتائج بھی تسلی بخش رہے۔ ۳۹ میں سے ۳۱ طالبات کامیاب ہوئیں اور دو نے کمپارٹمنٹ لی۔ پانچ نے فرسٹ کلاس حاصل کی۔ ابھی تک وظائف اور عربی میں طلائی تمغہ حاصل کرنے والی طالبات کا علم نہیں ہو سکا۔ کیونکہ ملک کا تعلیمی نظام تقریباً معطل رہا۔ اور ابھی یونیورسٹی کی عطائے اسناد کی تقریب بھی نہیں منائی گئی۔ ۱۹۶۷ء میں بی اے میں کامیابی حاصل کرنے والی ۴ طالبات کو وظائف ملے تھے پچھلے ہفتہ تین اور گریجویٹس کے وظائف کے فارم آئے ہیں ان کے نام امۃ الباسط شریف۔ بشریٰ طیبہ اور الکوثر ہیں۔ امید ہے کہ ۱۹۶۹ء میں ایف اے اور بی اے میں فرسٹ کلاس میں کامیاب ہونے والی طالبات بھی وظائف حاصل کریں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مضامین:۔

سال رواں میں کسی نئے مضمون کا اضافہ نہیں ہوا۔ البتہ سائنس کلاسز کے اجراء کی کوشش جاری ہے۔ امید واثق ہے کہ ستمبر کے تعلیمی سیشن میں ایف ایس سی پری میڈیکل کلاسز شروع ہو جائینگی

لائبریری:۔

جامعہ نصرت لائبریری میں ۹۰۰ کتب کا اضافہ ہوا۔ تقریباً تمام مضامین کی کتب خریدی گئیں۔ اور پہلی مرتبہ ایک کثیر رقم ریاضی کی کتب پر خرچ کی گئی۔ کیونکہ ریاضی کے نصاب میں نمایاں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ ان تمام کتب پر تقریباً چھ سات ہزار کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ بعض مجالس کی طرف سے بھی لائبریری کو کتابیں دی جاتی ہیں۔ جغرافیہ فنڈ اور سوشل ورک گرانٹ سے بھی کئی ایک گرانمایہ کتب کا لائبریری میں اضافہ ہوا۔

ان کتب کے علاوہ چار روزنامے اور دو درجن سے زائد ماہوار اور ہفت روزہ انگریزی اور اردو رسالے طالبات کے لئے مہیا کئے جاتے ہیں۔ طالبات اور سٹاف یو ایس آئی ایس لائبریری سے بھی استفادہ کرتی ہیں۔

دوران سال ساڑھے تین ہزار کتب سٹاف اور طالبات کے زیر مطالعہ رہیں۔ لائبریری سے نادار اور مستحق طالبات کو سال بھر کے لئے نصابی کتب مفت مہیا کی جاتی ہیں

عمارت:۔

سال رواں میں کالج کی عمارت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر موجودہ عمارت ضروریات کے لحاظ سے ناکافی ہے کلاس روم کم ہیں اور جو ہیں وہ بھی مرمت طلب ہیں۔ فرش اور چھتیں بالکل خستہ ہیں۔ چھتوں کا پلستر گرتا رہتا ہے اور فرش اس طرح اکھڑے ہوئے ہیں کہ صفائی نہیں ہو سکتی۔

علاوہ ازیں کالج ہال نہ ہونے کی وجہ سے کالج کی سوشل زندگی اثر انداز ہوتی ہے صبح اسمبلی کے لئے بھی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تین سو طالبات کا ایک کلاس روم میں سمانا ممکن نہیں۔ کالج کی تقریبات کے لئے لجنہ اماء اللہ کا ہال کرایہ پر لینا پڑتا ہے۔ لیکن بڑی دقت فرنیچر کی ہے۔ جو کالج سے ہر بار لجنہ ہال لایا جاتا ہے اور پھر وہاں سے واپس لے جایا جاتا ہے اس طرح فرنیچر ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے اور وقت کا زیاں ہوتا ہے ۱۹۷۱-۷۲ء، ۱۹۷۲-۷۳ء میں کالج یونین۔ مختلف مجالس اور لجنہ جامعہ نصرت کے اجلاس یا اتنی تقاریب ہیں کہ ہفتہ میں دو تین بار طالبات انہیں منانے کے لئے اکٹھی ہوتی ہیں ان حالات کے پیش نظر جامعہ نصرت میں ہال کا جلد از جلد تعمیر ہونا از حد ضروری ہے۔ یہ ایک ناگزیر ضرورت ہے جس کے بغیر کالج کی زندگی یقیناً نامکمل رہ جاتی ہے۔ سال رواں میں کالج ہال کا نقشہ اور خرچ کا اندازہ بنا کر نظارت تعلیم کو بھجوا دیا گیا ہے امید ہے مستقبل قریب میں تعمیر ہال میں توجہ دی جائے گی۔

دار الاقامہ

اس سال ہوسٹل جامعہ نصرت میں بورڈرز کی تعداد ۵۰ ہے جن سے ۱۱ غیر ملکی ہیں دو انڈونیشیا سے دو تنزانیہ سے دو کینیا سے اور دو برطانوی قومیت رکھتی ہیں۔ جامعہ نصرت ہوسٹل کی عمارت میں صرف ۴۵ طالبات کے قیام کی گنجائش ہے چنانچہ اس برس رہائش کا مسئلہ ہمارے لئے پریشان کن ثابت ہوا۔ عارضی طور پر دو سٹور رومز کو درست کروا کے اور سپرنٹنڈنٹ کے کوارٹر سے دو کمرے لے کر بورڈرز کے لئے جگہ نکالی گئی۔ ہوسٹل کی توسیع کا معاملہ بھی معہ نقشہ اور Estimates کے نظارت تعلیم میں بھجوا دیا گیا۔ موسمی تعطیلات میں تمام ہوسٹل میں سفیدی کروائی گئی۔ اور ایک ایک سقفی پنکھا زائد لگایا گیا ہے اور باورچی خانہ کے برآمدے میں جالی لگوائی گئی ہے۔

ہوسٹل میں کمرہ مریض اور ڈسپنسری کے نہ ہونے سے بیمار طالبات کو اور ہمیں بہت زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ نرس کا تقرر اور نرس کے کوارٹر کی تعمیر کا مسئلہ بھی نہایت اہم ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نوازش سے نرس کی آسامی منظور ہو چکی ہے اور انشاء اللہ نئے سال میں نرس کی تقرری ہو جائیگی لیکن جب تک ڈسپنسری کمرہ مریض اور نرس کا کوارٹر تعمیر نہ ہو۔ ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ ان تمام کمروں کا نقشہ اور اندازہ خرچ نظارت تعلیم بھیجا جا چکا ہے۔ امید کامل ہے نئے برس میں یہ تینوں کمرے تعمیر ہو جائیں گے۔

اقامت پذیر طالبات کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ نماز با جماعت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور انہیں سپرنٹنڈنٹ کی معیت میں جمعہ کی نماز کے لئے اور ماہ رمضان میں درس و تراویح کے لئے باقاعدہ لے جایا جاتا ہے۔ بورڈرز چندہ کی تمام تحریکوں میں حصہ لیتی ہیں۔ رمضان میں انہوں نے افطار پارٹی دی۔ جس میں سیدہ ام متین صاحبہ نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہونا قبول فرمایا۔ اور بورڈرز کے ساتھ مغرب کی نماز با جماعت ادا کی۔

ہوسٹل یونین کا افتتاح بھی آپ نے فرمایا اور طالبات کو اپنی زریں ہدایات سے نوازا۔ ہوسٹل یونین کے اراکین اور میس پریذیڈنٹ ہوسٹل کے نظم و نسق میں ... طالبات کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال - سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۵۵۷۵ میں محمد احمد بھٹی ولد مبارک احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶ ۱-۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے دار مکان واقع فیکٹری ایریا ربوہ ---- ۱۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ شلنگ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد احمد بھٹی فیکٹری ایریا ربوہ
گواہ شد:- لئیق احمد ربوہ
گواہ شد:- عبد السلام بھٹی۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۵۵۷۶ میں کریم بی بی زوجہ نیاز محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھڈانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱۱-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- کریم بی بی
گواہ شد:- حمید احمد پسر موصیہ
گواہ شد:- عطا محمد امیر جماعت احمدیہ جھڈانوالہ۔

جماعت احمدیہ کراچی میں وقف جدید کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیوالے احباب کی چوتھی فہرست

جماعت احمدیہ کراچی کے ۷۵ ایسے احباب کی فہرست پیش کی جا رہی ہے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنا وقف جدید کا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب پر بھی۔ اور کارکنان وقف جدید پر بھی جنہوں نے انہیں سرگرمی سے حصہ لیا۔ اپنے فضلوں اور نعمتوں کے انوار نازل فرمائے۔ اور طویل عرصہ تک انہیں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ جب یہ فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ تو حضور نے تحریر فرمایا۔ جزاہم اللہ۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان)

۱ -	عامر محمود صاحب ابن مرزا شمس الاسلام صاحب	ابی سینیا لین	-/۰
۲ -	عالم محمود " "	"	-/۱۰
۳ -	مرزا ناصر الاسلام صاحب "	"	-/۱۵
۴ -	ملک خالق داد خاں صاحب	"	-/۳۷
۵ -	بچگان ملک خالقداد صاحب	"	-/۸
۶ -	عبد الباسط محمود ابن غلام نبی منہاس صاحب	ڈرگ سوسائٹی	-/۶
۷ -	منصور محمد صاحب شرما۔	"	-/۲۳
۸ -	محمود محمد صاحب ابن منصور محمد شرما	"	-/۶
۹ -	مرزا عبد السمیع بیگ صاحب	"	-/۸
۱۰ -	منصورہ بنت لطیف محمد صاحب شرما	"	-/۶
۱۱ -	محمد رفیق احمد صاحب	"	-/۲۳
۱۲ -	محمد رفیع صاحب ابن محمد رفیق احمد صاحب	"	-/۶
۱۳ -	محمد محمود صاحب " "	"	-/۶
۱۴ -	ثمینہ صاحبہ بنت " "	"	-/۶
۱۵ -	بچگان سید محمود احمد صاحب	صدر	-/۴۰
۱۶ -	چوہدری اعجاز قدیر صاحب	دستگیر سوسائٹی	-/۱۱
۱۷ -	سلیمہ بیگم صاحبہ بیگم اعجاز قدیر صاحب	"	-/۹
۱۸ -	نسیمہ قدسیہ بنت " "	"	۲۵/۸
۱۹ -	وسیمہ قدسیہ بنت " "	"	۲۵/۸
۲۰ -	الطاف قدیر صاحب ابن " "	"	۲۵/۶
۲۱ -	چوہدری عبد الغنی صاحب "	"	-/۱۷
۲۲ -	لطیف خاور ابن چوہدری عبد الغنی صاحب	"	-/۷
۲۳ -	جلال محمود صاحب (۲ سال)	لیاقت آباد	۵۰/۲۴
۲۴ -	حسن محمود ابن جلال محمود صاحب (۲ سال)	"	۵۰/۱۲
۲۵ -	بیگم صاحبہ محمد صدیق صاحب	محمود آباد	-/۶
۲۶ -	ریاض صدیق ابن محمد صدیق صاحب	"	-/۶
۲۷ -	ایاز صدیق " "	"	-/۶
۲۸ -	ناصرہ بیگم بنت " "	"	-/۶
۲۹ -	مبشر صدیق ابن " "	"	-/۶
۳۰ -	جمیل احمد پال صاحب	ماڈل پور	-/۶
۳۱ -	محمد شفیع خاں نجیب آبادی	ناظم آباد جنوبی	-/۲۱
۳۲ -	نواب بیگم صاحبہ بیگم محمد شفیع خاں	"	-/۱۰
۳۳ -	نسیم اختر صاحبہ بیگم مجید احمد شیخ صاحب	"	-/۶
۳۴ -	بیگم صاحبہ میجر محمد نذیر صاحب	ناظم آباد شمالی	-/۲۰
۳۵ -	محمود احمد مختار صاحب (۲ سال)	سوسائٹی	-/۱۱۰
۳۶ -	مرزا محمد حسین صاحب	"	-/۵۰
۳۷ -	ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب	"	-/۱۲
۳۸ -	شیخ عبد الرحمان صاحب	"	-/۱۰
۳۹ -	محمد شفیع صاحب ہاشمی	سعود آباد	-/۶
۴۰ -	ملک امجد علی صاحب	"	-/۱۰
۴۱	مولوی محمد نواز صاحب	"	-/۱۲
۴۲ -	چوہدری بشیر احمد صاحب ریڈیو افسر	منوڑہ	-/۳۰
۴۳ -	سعیدہ بیگم صاحبہ	لجنہ اماء اللہ کراچی	-/۶
۴۴ -	کوثر استحق صاحبہ	"	-/۹
۴۵ -	پروین۔ شاہین یسین صاحب ناصرات	"	-/۶
۴۶ -	امۃ اللہ بیگم غلام یسین صاحب	"	-/۱۰
۴۷ -	بیگم ملک نذیر احمد صاحب	"	-/۸
۴۸ -	امۃ المنور بنت ملک نذیر احمد صاحب	"	-/۶
۴۹ -	امۃ الرشید بنت " "	"	-/۶
۵۰ -	والدہ صاحبہ ملک نذیر احمد صاحب	"	-/۶
۵۱ -	امۃ الحفیظ اعجاز صاحبہ	"	-/۹
۵۲ -	امۃ الحمید لطیف صاحبہ	"	-/۸
۵۳ -	آمنہ بائی صاحبہ	"	-/۶
۵۴ -	مولوی عبد الکریم صاحب	ناظم آباد شمالی	-/۲۰
۵۵ -	ملک خالقداد خاں صاحب	ابی سینیا لائن	-/۳۷
۵۶ -	بچگان ملک خالقداد خاں صاحب	"	-/۸
۵۷ -	غلام نبی صاحب	لانڈھی	-/۱۰

ہمارے وکلاء، ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء، ڈاکٹر اور کنٹریکٹر پہلے اپنے گذشتہ سال کی آمد متعین کریں۔ اور پھر اس کے تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) میں ادا کریں"

ماہ ہجرت (مئی) کا مہینہ ختم ہو رہا ہے۔ سو ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات اپنے پیارے آقا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں اپنی عزیز کمائی میں سے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے اموال پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

برائے توجہ سیکرٹریان تحریک جدید

ہر جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید فوری طور پر حسب ذیل معلومات مہیا کر کے ممنون فرمائیں:-

۱- نومبر ۶۸ء تا اپریل ۶۹ کی ساعی کی رپورٹ۔

۲- اپنا مکمل پتہ جس پر اعزازی طور پر (یعنی بغیر معاوضہ کے) رسالہ تحریک جدید بھجوایا جاسکے۔

۳- ایسے دوستوں کے پتے جن کے وعدوں میں اضافہ کی گنجائش ہے تاکہ مرکز سے انہیں تحریک کی جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دُعا

میرے پڑوسی بھائی عبدالحق صاحب کئی دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک فضل احمد پنشنر محلہ دارالیمن کوارٹر ۲۹ ربوہ)

۲- احباب کرام کی خدمت میں جملہ افراد خانہ کی صحت و سلامتی کے لئے عاجزانہ طور پر درخواست دعا ہے۔

(لطیف احمد ظفر بھٹی۔ ربوہ)

تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کا نام ہمیشہ زندہ رہیگا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام کے ساتھ اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہو گا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

پس عہدیداران کرام حضور کے ارشاد کو پیش نظر اپنی جماعت کا جائزہ لیں۔ اور ہر احمدی کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

خریداران الفضل کی چٹیں عنقریب چھپوائی جاری ہیں جن صاحبان نے اپنا پتہ وغیرہ تبدیل کروانا ہو یا کوئی غلطی درست کروانی ہو تو دفتر ہذا کو اپنے صحیح پتہ سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ نیز چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں بصورت دیگر تعمیل بروقت نہیں ہو سکے گی۔ (مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

دس فیصد سالانہ منافع کی ضمانت

آپ اپنے سرمائے کو دگنا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کر رکھیں۔ اس کے علاوہ آپ اپنی آمدنی پر بھی انکم ٹیکس میں خاصی بچت کر سکتے ہیں۔ ان سرٹیفکیٹوں پر حاصل شدہ منافع بھی انکم ٹیکس سے بری ہے۔ اپنا مستقبل بھی محفوظ کیجئے اور ملک کی حفاظت میں بھی مدد کیجئے۔

انکم ٹیکس میں بچت

سالانہ آمدنی	انوسٹمنٹ الاؤنس	ٹیکس (انوسٹمنٹ سے پہلے)	ٹیکس (انوسٹمنٹ کے بعد)	ٹیکس میں بچت (انوسٹمنٹ کے بعد)	ٹیکس میں بچت کے علاوہ منافع اگر آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیں: ۵ سال بعد	۱۰ سال بعد
روپے	روپے	روپے	روپے	روپے	روپے	روپے
10,000	4,000	445	45	400	1240	4000
15,000	6,000	1210	245	965	1860	6000
20,000	8,000	2020	445	1575	2480	8000
25,000	10,000	2920	770	2150	3100	10000
30,000	12,000	4020	1120	2900	3720	12000
40,000	15,000	7570	2695	4875	4650	15000
50,000	18,000	12520	4670	7850	5580	18000

نوٹ: ٹیکس کا تخمینہ 2000 ہزار روپیہ پرسنل الاؤنس اور 120 فیصد ارنڈ انکم الاؤنس منہا کرنے کے بعد لگایا گیا ہے۔

بچت کیجئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

تاج الصحت

یہ ۱۳۰ صفحہ کی بے مثل اور بے نظیر کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی سے مفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھیئے انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

اسلام نے امانت کی حفاظت اور ایفائے عہد کو روحانی ترقی کا ایک اہم درجہ قرار دیا ہے

وہ انتہائی مشکلات میں بھی امانت کی حفاظت کرنے اور اسے واپس لوٹانے کا حکم دیتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک درجہ روحانی ترقی کا یہ بتایا کہ مومن اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں یعنی جو امانت اس کے پاس رکھوائی جائے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جو عہد کرتے ہیں خواہ وہ کسی کافر یا دشمن سے ہی کیوں نہ ہو اسے پورا کرتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم امانت اور دیانت کے اصول پر اتنی سختی سے عمل کرتے تھے کہ تاریخوں میں لکھا ہے جن دنوں اسلامی افواج نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا ایک یہودی رئیس کا گلہ بان جو اُس کی بکریاں چرایا کرتا تھا مسلمان ہوگیا۔ اور اُس نے کہا یا رسول اللہ! میں اب ان لوگوں میں تو نہیں جا سکتا۔ لیکن میرے پاس اپنے یہودی آقا کی جو بکریاں ہیں اُن کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کا مونہہ یہودی قلعہ کی طرف کر دو۔ اور اُن کو ادھر دھکیل دو۔ اللہ تعالےٰ خود انہیں اُن کے مالک کے پاس پہنچا دے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعہ کے پاس چلی گئیں۔ جہاں سے قلعہ والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۴۵) اس واقعہ پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم امانت کی ادائیگی کا کتنا احساس رکھتے تھے اور کس طرح جنگ کے دوران میں بھی دشمن قوم کے اموال پر بلا جائز قبضہ کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ موجودہ زمانہ انتہائی ترقی یافتہ دور کہلاتا ہے۔ مگر آج کل بھی کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ جنگ کے دوران میں دشمن اقوام کے جانور ہاتھ آگئے ہوں تو اُن کو دشمن کی فوج کی طرف واپس کر دیا گیا ہو۔ لڑنے والوں کے اموال آج کل جنگ میں حلال سمجھے جاتے ہیں اور لوٹ گھسوٹ ایک روزمرہ کا کھیل سمجھا جاتا ہے مگر باوجود اس کے وہ بکریاں ایک ایسے شخص کی تھیں جو اسلامی افواج کے مقابلہ میں برسرِ پیکار تھا۔ اور باوجود اس کے کہ ان بکریوں کے قلعہ میں واپس چلے جانے کا یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ یہودیوں تک انہیں اپنی غذا کا سامان مہیا ہو جاتا اور لڑائی لمبی ہو جاتی۔ پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ برداشت نہ کیا کہ امانت میں خیانت ہو بلکہ آپ نے فرمایا بکریوں کا مونہہ قلعہ کی طرف کر دو۔ اور انہیں اس طرف کو ہانک دو تا کہ امانت میں خیانت واقع نہ ہو اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمان ہوتے ہی پہلا سبق یہ دیا کہ جب کوئی امانت تمہارے پاس رکھ دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ انتہائی مشکلات میں بھی اس کی حفاظت کرو۔ اور جس کی چیز ہے اسے واپس پہنچاؤ صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سبق سیکھا اور انہوں نے بھی اس پر ایسی سختی سے عمل کیا جس کی نظیر آج تہذیب و شائستگی کی دعویدار اقوام میں بھی کہیں نظر نہیں آ سکتی۔ یہ کتنا شاندار نمونہ ہے جو صحابہ نے دکھایا کہ حمص جو عیسائیوں کا ایک مرکزی شہر تھا اس پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ اور انہوں نے لاکھوں روپیہ عیسائیوں سے ٹیکس کے طور پر وصول کر لیا۔ لیکن جب انہیں جنگی مصلحتوں کے ماتحت اس شہر کو خالی کرنا پڑا تو انہوں نے وہاں کے ذمہ دار افراد کو بلایا اور ان کا سارا روپیہ اُن کو واپس کر دیا۔ اور کہا ہم نے تم سے یہ ٹیکس اس لئے لیا تھا کہ ہم تمہارے جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ مگر اب چونکہ حالات مخدوش ہو رہے ہیں اور ہم اس شہر کو چھوڑ رہے ہیں۔ اس لئے ہم دیانت و امانت کے اصول کے خلاف یہ بات سمجھتے ہیں کہ تمہارا روپیہ اپنے پاس رکھیں چنانچہ لاکھوں روپیہ ان کو واپس کر دیا گیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس واقعہ نے عیسائیوں کے قلوب پر ایک گہرا اثر چھوڑا کہ جب مسلمانوں کا لشکر شہر سے نکلا تو وہ ساتھ ساتھ الوداع کہنے کے لئے چل پڑے ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے جاتے تھے اور وہ کہتے جاتے تھے کہ خدا تمہیں پھر دوبارہ واپس لائے کہ ہم نے تمہارے جیسے نیک حاکم آج تک نہیں دیکھے" (تفسیر کبیر)

محترمہ مہر النساء صاحبہ اہلیہ حضرت سردار امام خان صاحبؓ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت سردار امام خان صاحب آف سیالکوٹ چھاؤنی کی اہلیہ محترمہ مہر النساء صاحبہ جو محترم سردار عبد الحمید صاحب ریلوے آڈٹ آفیسر کی خوشدامن تھیں ۱۲ ماہ ہجرت ۱۳۴۸ہش مطابق ۱۲ مئی ۱۹۶۹ء مظفرگڑھ میں بعمر قریباً ۹۴ سال وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ مظفرگڑھ میں اپنے نواسے مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب کے ہاں رہائش پذیر تھیں آپ کا جنازہ ۲۰ ہجرت کو صبح ساڑھے چھ بجے مظفرگڑھ سے بذریعہ بس ربوہ میں مرحومہ کے نواسے مکرم عبد المجید صاحب کے مکان (کوارٹر نمبر ۵ صدر انجمن احمدیہ) پر لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پونے گیارہ بجے قبل دوپہر احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعدہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا ابو العطاء صاحب صدر مجلس کارپرداز نے کرائی۔

مرحومہ نے اپنے خاوند حضرت سردار امام خان صاحب مرحومؓ کے داخل سلسلہ ہونے کے بعد ۱۸۹۶ء میں ہی تحریری بیعت کر لی تھی لیکن قادیان آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکیں۔ بہت مخلص نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت و عقیدت تھی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو تین بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ ان میں سے ایک صاحبزادے مکرم محمد احسن خان صاحب آرڈیننس آفیسر راولپنڈی اور ایک صاحبزادی محترمہ زیب النساء صاحبہ والدہ ڈاکٹر اقبال احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفرگڑھ حیات ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے آپ کو طویل عمر عطا فرمائی اور آپ نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنی اولاد اور ان کی کئی نسلوں کو پھلتے پھولتے دیکھا۔ آپ سے جو نسل چلی اس وقت ان کی مجموعی تعداد بحمد اللہ تعالےٰ ۹۹ ہے۔ ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے علاوہ آپ کے ۲۷ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں۔ ۵۰ پڑپوتے پڑپوتیاں پڑنواسے اور پڑنواسیاں نیز ۲۰ بچے اس سے اگلی نسل کے ہیں۔ ان میں سے جو نسل آپ کی بڑی صاحبزادی محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ جناب سردار عبد الحمید صاحب ریلوے آڈٹ آفیسر سے چلی ان کی تعداد ۶۰ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ مہر النساء صاحبہ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت ڈالے!

درخواست دعا

محترمہ ہمشیرہ سعیدہ بیگم صاحبہ اول معلمہ گرلز پرائمری سکول تخت ہزارہ بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں مکمل شفاء عطا فرمائے آمین
(شیخ سعید احمد ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ

(بقیہ صفحہ ۵)

ہوسٹل میں تعلیم القرآن کلاس کا بھی انتظام کیا گیا ہے جس سے غیر ملکی طالبات استفادہ کر رہی ہیں زیادہ تر طالبات قرآن کریم کا ترجمہ پڑھتی ہیں گزشتہ برسوں کی نسبت طالبات کا دینیات کا نتیجہ نہایت تسلی بخش رہا۔

بورڈرز کی صحت کا خیال رکھا جاتا ہے مقدور بھر کوشش کی جاتی ہے کہ انہیں اچھی خوراک، موسمی پھل، اور میٹھی ڈش ہر ماہ دی جائے باوجودیکہ زکس اور ڈسپنسر نہیں بورڈرز کے لئے میڈیکل امداد مہیا کی جاتی ہے ڈاکٹر کی زیر ہدایت ادویات مفت دی جاتی ہیں۔

(باقی)